روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 23/اکتوبر 2012ء 6 ذوالحج 1433 ہجری 23/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 247

شگفتہ مجلس

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو سے زیادہ مجالس میں بیٹھا ہوں۔ان میں صحابہؓ اشعار پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے قصے سناتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے سنتے تھے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ تبسم بھی فرماتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب فی انشاد الشعر حدیث نمبر 2777)

رفقاء نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرکے اپنی روحانیت میں ترقی کی اور آنحضرتؐ سے عشق کے نئے زاویے سامنے آئے

رفقاء سلسلہ کی روایات ان لوگوں کے ایمان اور حضرت مسیح موعود کی مجلس کا ایک عجیب نقشہ کھینچتی ہیں

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں پر ہزاروں برکتیں نازل فرمائے اور ہمیں بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائے اور ہم پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/اکتوبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں پھر آپ کو رفقاء حضرت مسیح موعود کی مجلس میں لے کے جاؤں گا۔ان کی روایات بیان کررہا ہوں۔یہ روایات ایک عجیب نقشہ کھینچتی ہیں ان لوگوں کے ایمان اور اسی طرح حضرت مسیح موعود کی مجلس کا۔حضور انور نے رفقاء سلسلہ کا حضرت مسیح موعود کی زیارت اور قبول احمدیت کے کچھ مزید واقعات اس خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔

حضور انور نے جن رفقائے سلسلہ کے واقعات بیان فرمائے ان میں حضرت ولایت شاہ صاحب ولد سید حسین علی شاہ صاحب، حضرت عنایت اللہ صاحب، حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب، حضرت ملک برکت اللہ صاحب پسر حضرت ملک نیاز محمد صاحب، حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحب، حضرت ماسٹر عبدالرؤف صاحب ولد غلام محمد صاحب اور حضرت مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ولد مولوی عبداللہ صاحب شامل ہیں

حضور انور نے فرمایا کہ یہ چند روایات اور واقعات ہیں ان لوگوں کے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنی روحانیت میں بھی مزید ترقی کی، اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان بھی ان میں مزید بڑھا۔آنحضرت ﷺ سے عشق ومحبت کے نئے زاویے بھی ان کے سامنے آئے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ اسی عشق ومحبت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود سے وفا، اخلاص اور محبت بھی تمام دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر ابھری۔اللہ تعالیٰ ان بزرگوں پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ہمیں بھی زمانے کے امام کی بیعت میں آنے کے بعد اس بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائے اور ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں۔اس طرف توجہ دینے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ کراچی میں آج جمعہ کے بعد ایک فیملی پر فائرنگ کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں ایک نوجوان راہ مولیٰ میں قربان ہوگیا ہے جبکہ اس کے والد صاحب اور دوسرے ان کے رشتہ دار اس واقعہ میں زخمی ہوئے ہیں۔زخمیوں کی حالت ابھی تک پتہ لگا ہے کہ خطرے سے باہر ہے۔بہرحال دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر قسم کی پیچیدگی سے بچائے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔اسی طرح گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں بھی ایک شہادت ہوئی ہے۔ابھی پوری تفصیلات تو نہیں آئیں۔مکمل تفصیلات آنے کے بعد ہی ساری صورتحال واضح ہوگی۔فرمایا کہ ویسے عمومی طور پر پاکستان میں جو آج کل حالات ہیں، بہت دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

حضور انور نے مکرمہ سیدہ امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالغنی شاہ صاحب مرحوم آف ربوہ کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خطبہ عیدالاضحیٰ

لندن میں عیدالاضحیٰ مورخہ 27/اکتوبر 2012ء کو ہوگی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیٰ پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 3 بجے بیت الفتوح لندن سے لائیو نشر ہوگا۔اس دن لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2:30 بجے ہوگا۔

احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

خطبہ جمعہ حضور انور 2 نومبر سے شام 6 بجے نشر ہوگا

برطانیہ کا وقت تبدیل ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 2 نومبر 2012ء سے شام 6 بجے نشر ہوا کرے گا۔

احباب نوٹ فرمالیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

سود کی حرمت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔

(مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الربوٰ)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی بیعت کے بعض واقعات کا تذکرہ

یہ واقعات ہر آنے والے احمدی کے ایمان میں ترقی اور استقامت کا نمونہ ہیں۔ اس ذریعہ سے ہمیں حضرت مسیح موعود کی سیرت کا بھی پتہ چلتا ہے جو ہمارے ایمان کو جلا بخشتا ہے

مکرم ہاشم سعید صاحب کی خدمت کا جذبہ اور خلافت کی اطاعت و محبت مثالی تھی اور ہر ایک کے لئے نمونہ تھی۔ آپ ایک واقف زندگی سے بڑھ کر کام کر رہے تھے

مکرم ہاشم سعید صاحب آف یوکے کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 اگست 2012ء بمطابق 24 ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج میں (رفقاء) حضرت مسیح موعود کے بیعت کے واقعات پیش کروں گا۔ خاص طور پر عرب احمدیوں کی طرف سے اس بات کا اکثر مطالبہ اور اظہار ہوتا ہے کہ ہمیں (رفقاء) کے واقعات سنائیں کیونکہ اُن کے ہر واقعہ کے ساتھ ہمیں جہاں (رفقاء) کے اخلاص و وفا اور قربانیوں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد مشکل حالات سے گزرنے کا پتہ چلتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی مجلس کی صحبت بھی میسر آ جاتی ہے۔ کسی بھی عنوان کے تحت کوئی بھی واقعہ ہو، حضرت مسیح موعود کی سیرت کے اعلیٰ پہلو سامنے آ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی مجالس کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ ہمارے سامنے یہ (رفقاء) بھی اس زمانے میں نمونہ ہیں، کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو آخَرِیْنَ (-) (الجمعۃ:4) کے براہِ راست اور حقیقی مصداق ہیں۔ اس زمانے میں ان لوگوں نے ہمارے لئے روحانی منازل کو طے کرنے کے راستے، اپنا نمونہ قائم کر کے آسان کئے ہیں، یا پیش کئے ہیں۔

پس یہ واقعات اُن خاندانوں کے لئے بھی اہم ہیں جن کے یہ بزرگ تھے اور قابلِ تقلید نمونہ ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ہر آنے والے احمدی کے ایمان میں ترقی اور استقامت کا نمونہ ہیں۔ اس لئے نومبائعین بھی خاص طور پر اس کا مطالبہ کرتے ہیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا اس ذریعہ سے ہمیں حضرت مسیح موعود کی سیرت کا بھی پتہ چلتا ہے جو ہمارے ایمان کو جِلا بخشتا ہے۔

پہلی روایت حضرت نظام الدین صاحب کی ہے۔ یہ پہلے بھی ایک دفعہ اَور رنگ میں بیان ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ ہم اہلحدیث اپنے آپ کو متقی اور ہر ایک حرام اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والا خیال کرتے تھے۔ ایک دفعہ مارچ کا مہینہ تھا۔ غالباً 1902ء کا ذکر ہے۔ ہم چند اہلحدیث جہلم سے لاہور بدیں غرض روانہ ہوئے کہ چل کر انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ دیکھیں جو سال کے سال ہوا کرتا تھا۔ ہم لاہور پہنچ کر جلسہ گاہ جا رہے تھے کہ پنڈال کے باہر دیوار کے ساتھ ایک مولوی صاحب کھڑے ہوئے وعظ فرما رہے تھے۔ ایک ہاتھ میں قرآنِ مجید تھا، دوسرے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے اشتہارات بانٹ رہے تھے اور منہ سے یہ کہتے جاتے تھے کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہو گیا ہے اس لئے کہ نبیوں کی ہتک کرتا تھا اور خود کو عیسیٰ کہتا تھا اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر یہی الفاظ مذکورہ بالا دہراتا جاتا تھا۔ کہتے ہیں ہم یہ سن کر حیران ہو گئے اور اپنے دل میں کبھی وہم بھی نہ گزرا تھا کہ کوئی شخص اس قدر بھی جرأت کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر جھوٹ بولتا ہے اور قرآنِ مجید اُٹھا کر جھوٹ بولتا ہے۔ کہتے ہیں ہم تین آدمی تھے۔ میں نے اس سے اشتہار لے لیا اور پڑھنے لگا۔ اس پر بھی یہی مضمون تھا کہ نعوذ باللہ مرزا کوڑھی ہو گیا، نبیوں کی ہتک کرتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ چلو قادیان چلیں۔ (اللہ تعالیٰ نے ان کو سیدھے راستے پر لانا تھا، بیعت کا موقع دینا تھا، تو یہ مولوی کا اعلان ہی تھا جو ان کے لئے قادیان جانے کا ذریعہ بن گیا) تا کہ مرزا صاحب کا حال آنکھوں سے دیکھ کر اپنے شہر کے مرزائیوں کو کہیں گے جو ہر روز ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہتے ہیں اور جو اعتراض ہمارے علماء کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارے چودھویں صدی کے (-) جھوٹ بولتے ہیں۔ (یعنی احمدی یہ کہتے ہیں۔) ہمارا بیان تو چشمدید ہو گا اور پھر ہم اس طرح احمدیوں کو خوب جھوٹا کریں گے۔ (کہتے ہیں) میرے ساتھیوں نے پہلے تو انکار کیا مگر میرے زور دینے پر پھر راضی ہو گئے۔ ہم تینوں لاہور سے سوار ہوئے۔ بٹالہ گئے اور وہاں سے عصر اور شام کے درمیان قادیان پہنچ گئے۔ مہمان خانہ میں گئے، مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا، تو میں نے کسی سے پوچھا کہ مرزا صاحب جہاں نماز پڑھتے ہیں وہ جگہ ہمیں بتاؤ کہ ہم اُن کے پاس کھڑے ہو کر اُن کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک شخص شاید وہی تھا جس سے ہم نے پوچھا تھا میرے ساتھ ہو لیا اور وہ جگہ بتائی جہاں حضور کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ چونکہ وقت قریب ہی تھا مَیں وہیں بیٹھ گیا جہاں حضور نے میرے ساتھ داہنے ہاتھ آ کر کھڑا ہونا تھا، باقی دونوں دوست میرے داہنے ہاتھ کی طرف بیٹھ گئے۔ یہ (بیت) حضور کے گھر کے ساتھ ہی تھی جس کو اب (بیت) مبارک کہتے ہیں۔ یہ اُس وقت اتنی چھوٹی ہوتی تھی کہ بمشکل اس میں چھ یا سات صفیں لمبائی میں کھڑی ہو سکتی تھیں (یعنی چھ سات صفیں بنتی تھیں) اور ایک صف میں قریباً چھ آدمی سے زیادہ نہیں کھڑے ہو سکتے تھے، یعنی پینتیس چالیس آدمی کی جگہ تھی۔ کہتے ہیں چند منٹ کے بعد مغرب کی (نداء) ہوئی اور پھر چند منٹ بعد حضرت اقدس تشریف لے آئے۔ ہمارے قریب ہی دروازہ تھا اس میں سے حضور نکل کر میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آگے کھڑے ہو گئے۔ (-) نے تکبیر شروع کر دی۔ تکبیر کے ختم ہونے تک مَیں نے حضور کے پاؤں سے لے کر سر تک سب اعضاء کو دیکھا۔ حتی کہ سرِ مبارک کے بالوں اور ریش مبارک کے بالوں پر جب میری نگاہ پڑی تو میرے دل کی کیفیت اور ہو گئی۔ مَیں نے دل میں کہا کہ الٰہی! اس شکل اور صورت کا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

انسان میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ بال کیا تھے؟ جیسے سونے کی تاریں تھیں اور آنکھیں خوابیدہ، گویا ایک مکمل حیا کا نمونہ پیش کر رہی تھیں۔ ہاتھ اور پیروں کی خوبصورتی علیحدہ دل کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اسی عالم میں محو تھا کہ الٰہی یہ وہی انسان ہے جس کو ہمارے مولوی جھوٹا اور نبیوں کی ہتک کرنے والا بتاتے ہیں۔ میں اسی خیال میں غرق تھا کہ امام نے اللہ اکبر کہا اور نماز شروع ہو گئی۔ گو میں نماز میں تھا مگر جب تک سلام پھرا مَیں اس حیرانی میں رہا کہ الٰہی! وہ ہمارا مولوی جس کی داڑھی بڑھی ہوئی اور شرعی طور پر لبیں تراشی ہوئیں، قرآنِ مجید کو ہاتھ میں لئے ہوئے قسمیں کھا رہا ہے اور سخت توہین آمیز الفاظ میں حضور کا نام لے لے کر کہہ رہا ہے کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہو گیا۔ اسی خیال نے میرے دل پر شبہ اور شکوک کا ایک اور دریا پیدا کر دیا۔ کبھی تو دل کہتا کہ قرآن اٹھا کر اور خدا کی قسم کھا کر بیان کرنے والا کبھی جھوٹ کہہ سکتا ہے؟ (یعنی ایسا تصور ہی نہیں تھا کہ اُن کے مولوی کیا کچھ کہہ سکتے ہیں۔) شاید یہ شخص جو نماز میں کھڑا ہے مرزا نہ ہو کوئی اَور ہو۔ نئے آدمیوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا کیا جاتا ہو۔ اور پھر جس وقت حضور کی صاف اور سادہ نورانی شکل سامنے آئی تو دل کہتا کہ کہیں وہ قسم اُٹھانے والا دشمنی کی وجہ سے جھوٹ نہ بول رہا ہو کہ لوگ سن کر قادیان کی طرف نہ جائیں۔ خیر نماز ہو گئی۔ حضور شاہ نشین پر بیٹھ گئے۔ اول تو آواز دی کہ مفتی صاحب ہیں تو آگے آ جاویں۔ جب مفتی صاحب آگے آئے تو پھر حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں؟ میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نور الدین صاحب سب سے آخری صف میں سے اُٹھ کر تشریف لائے۔ حضور نے باتیں شروع کر دیں جو طاعون کے بارے میں تھیں۔ فرمایا ہم نے پہلے ہی لوگوں کو بتا دیا تھا کہ مَیں نے فرشتوں کو پنجاب میں سیاہ رنگ کے پودے لگاتے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ طاعون کے درخت ہیں جو آئندہ موسم میں پنجاب میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ مگر لوگوں نے اس پر تمسخر کیا اور کہا کہ طاعون ہمیشہ سمندر کے کناروں تک رہی، اندر ملک میں وہ کبھی نہیں آئی۔ مگر اب دیکھو کہ وہ پنجاب کے بعض شہروں میں پھوٹ پڑی ہے۔ غرض عشاء تک حضور باتیں کرتے رہے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔ ہم بھی آ کر سو رہے۔ آپس میں باتیں کرتے رہے کہ یہ کیا بھید ہے؟ ہمارا مولوی تو قرآن اُٹھا کر اور خدا کی قسم کھا کر کہتا تھا اور یہاں معاملہ برعکس نکلا۔ خیر صبح ہم لوگ اٹھے تو ارادہ یہ ہوا کہ مولوی نور الدین صاحب سچ بولیں گے، ان سے دریافت کرتے ہیں کہ یہی مرزا صاحب ہیں یا کوئی اَور۔ جب اُن کے مطب میں گئے تو ایک مولوی صاحب نے اعتراض پیش کیا کہ پہلے جتنے نبی ولی گزرے ہیں وہ تو کئی کئی فاقوں کے بعد بالکل سادہ غذا کھاتے تھے اور مرزا صاحب سنا ہے کہ پلاؤ زردہ بھی کھاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل نے ان کو جواباً کہا کہ مولوی صاحب! مَیں نے قرآن مجید میں زردہ اور پلاؤ کو حلال ہی پڑھا ہے۔ اگر آپ نے کہیں دیکھا ہے کہ حرام ہے تو بتا دیں۔ اس مولوی نے تھوڑی دیر جو سکوت کیا تو مَیں نے جھٹ وہ اشتہار نکال کر مولوی صاحب کے آگے رکھا کہ ہمارا ایک مولوی قسم بھی قرآن کی اُٹھا کر کہتا تھا کہ مرزا نعوذ باللہ کوڑھی ہو گئے ہیں اور ہم کو جو بتایا گیا ہے کہ یہی مرزا صاحب ہیں وہ تو تندرست ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہی مرزا صاحب ہیں جن کو ہم نے نماز میں دیکھا ہے یا کوئی اَور۔ تو خلیفہ اوّل نے بھی جھٹ جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی اشتہار نکال کر بتلایا کہ دیکھو ہم کو تمہارے مولویوں نے یہ اشتہار روانہ کیا ہے۔ اب یہ مرزا ہے اور وہ تمہارے مولوی جس نے قرآن ہاتھ میں پکڑ کر جھوٹ بولا۔ جس کو چاہو سچا مان لو۔ بس پھر کیا تھا میرے آنسو نکل گئے۔ مَیں نے دل میں کہا کہ کمبخت اب بھی تُو بیعت نہ کرے گا۔ واقعی یہ مولوی زمانے کے دجّال ہیں۔ ہم تینوں نے ظہر کے وقت حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ہم کو بیعت میں لے لیں۔ حضور نے کہا جلدی مت کرو۔ کچھ دن ٹھہرو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر مولوی تم کو پھسلاویں اور تم زیادہ گناہگار ہو جاؤ۔ مَیں نے رو رو کر عرض کی کہ حضور! مَیں تو اب کبھی پھسلنے کا نہیں۔ خیر دوسرے روز ہم تینوں نے بیعت کر لی اور گھر واپس آ گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 5 صفحہ 45 تا 49۔ روایت حضرت نظام الدین ٹیلر صاحب)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب کی روایت ہے کہ ”جب 1891ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھواں میں ہوئی اور میاں جمال الدین صاحب اور میاں امام الدین صاحب و میاں خیر دین صاحب سے واقفیت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا ذکر کیا تو چونکہ میرے دل میں حضور کی نسبت کوئی بغض اور عداوت نہ تھا، مَیں نے اُن کے کہنے کو بُرا نہ منایا۔ صرف یہ خیال آیا کہ مولوی لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں؟ اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ خاکسار کے آباؤ اجداد اکثر مولوی لوگوں سے بوجہ اپنے دیندار ہونے کے محبت رکھا کرتے تھے اور یہی وجہ خاکسار کی بھی مولویوں سے ان کی بات ماننے کی تھی۔ کہتے ہیں انہوں نے (یعنی میاں امام دین وغیرہ نے) جب مجھے کتاب ازالہ اوہام دیکھنے کو دی تو مَیں نے کتاب دیکھنے سے پہلے دعا کی کہ خداوندا! میں بالکل نادان اور بے علم ہوں۔ تیرے علم میں جو حق ہے اُس پر میرے دل کو قائم کر دے۔ یہ دعا ایسی جلد قبول ہوئی کہ جب مَیں نے ازالہ اوہام کو پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دل کو اطمینان اور تسلی شروع ہوئی کہ حضور کی صداقت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہا اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا اور جب پھر مَیں پہلی بار قادیان میں حضور کی زیارت کو میاں خیر الدین کے ساتھ آیا اور حضور کی زیارت کی تو میرے دل نے ایسی اطمینان اور تسلی کی شہادت دی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اُس وقت مَیں نے میاں خیر الدین صاحب کو کہا کہ اوّل تو مَیں نے حضور کی نسبت کوئی لفظ بے ادبی اور گستاخی کا کبھی نہیں کہا اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہو گیا ہو تو مَیں توبہ کرتا ہوں۔ یہ شکل جھوٹ بولنے والے کی نہیں۔“

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 5 صفحہ 69۔ روایت حضرت میاں عبدالعزیز صاحب)

اور یہی پھر ان کی بیعت کا ذریعہ بن گئی۔ اصل چیز یہی نیک نیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے اور اسی کی طرف حضرت مسیح موعود نے بارہا ارشاد فرمایا ہے کہ میری کتابیں نیک نیتی سے پڑھو۔ پڑھتے تو یہ مولوی لوگ بھی ہیں لیکن اعتراض کرنے کے لئے اور ان کے ذہنوں میں سوائے گندی ذہنیت کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ جب قرآن کریم بھی یہ دعویٰ کرتا ہے، اعلان کرتا ہے کہ اس کی سمجھ پاک ہونے والوں کو ہی آئے گی تو پھر باقی اور کسی کتاب کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ بہرحال ان (-) کا یہ حال جو آج سے سو سال پہلے یا ڈیڑھ سو سال پہلے یا ہمیشہ سے تھا وہ آج بھی ہے۔

حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”میری عمر قریباً اٹھارہ یا انیس برس کی تھی جبکہ دسمبر 1903ء میں خواب میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ اس سے پہلے میں نے حضور کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ تم کس کے مرید ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جناب! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید ہوں۔ اس کے بعد مجھے آئینہ کمالاتِ اسلام اور تریاق القلوب پڑھنے کا اتفاق ہوا جن کے مطالعہ سے میری طبیعت کا رجوع سلسلہ احمدیہ کی طرف ہوا۔ 1906ء میں مَیں نے استخارہ کیا۔ گوجرہ ضلع لائل پور میں میری ملازمت تھی۔ صبح کی نماز کے بعد مجھے کشفی طور پر عین بیداری کی حالت میں سیڑھیاں دکھائی گئیں۔ ہر ایک سیڑھی پر بورڈ لگا ہوا تھا۔ آخری سیڑھی کے درمیان سرخ زمین پر سفید لفظوں میں ایک بورڈ نظر آیا جس پر موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ ”مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود“۔ (کہتے ہیں) ستمبر 1907ء میں رعیہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے سُسر کو ملنے گیا جہاں وہ جمعدار تحصیل تھے، میری ملاقات مکرمی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم انچارج ہسپتال رعیہ سے ہوئی۔ اُن کے ہمراہ میں قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود کی ظہر کی نماز کے وقت زیارت کی۔ جو حلیہ حضور کا 1903ء کی خواب میں مَیں نے دیکھا تھا، وہ حلیہ اُس وقت تھا اور کپڑے بھی ویسے تھے۔“ پس یہ چیز پھر بیعت کا باعث بن گئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ 33۔ روایت حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب)

حضرت ملک عمر خطاب صاحب سکنہ خوشاب بیان کرتے ہیں کہ ”خاکسار جب سنِ بلوغت کو پہنچا تو حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مامور من اللہ سننے میں آیا۔ شوق پیدا ہوا کہ جس قدر جلدی ہو سکے خدمت میں پہنچ کر بیعت کا شرف حاصل کرے۔ بفضلِ ایزدی سال 1905ء میں اپنے دلی ارادے کے ماتحت قادیان پہنچا۔ ایک چھوٹی سی بستی اور کچی دیواروں کا مہمان خانہ اور چند طالبعلموں کا درس جس کی تدریس مولانا حضرت حکیم نور الدین اعظم کر رہے تھے، نظر سے گزرے۔ یہ قادیان کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ چھوٹی بستی ہے، کچی دیواروں کا مہمان خانہ ہے، چند طالبعلم ہیں اور اُس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ پہنچا۔ (کہتے ہیں اس قدر دعویٰ اور موجودہ بستی پر حیرانگی کا ہونا ممکنات سے تھا۔ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس قدر بڑا دعویٰ ہے اور بستی کی یہ حالت ہے۔ اس پر حیرانگی ہوئی۔ یہ تو ظاہر ہے حیرانگی ہونی تھی کیونکہ یقین نہیں آ سکتا تھا۔ لیکن کہتے ہیں) مگر باوجود اس کے قلب صداقت پر شاہد تھا۔ ساری چیزیں دیکھنے کے باوجود اس بات پر یقین ہو رہا تھا کہ یہ جو

دعویٰ ہے وہ ضرور سچا ہے۔ کہتے ہیں کہ لبیک کہتے ہوئے بغیر ملنے مولوی صاحب موصوف کے جو ہم وطن تھے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے) ایک عریضہ حضور کی خدمت میں اندر بھیجا۔ اُس میں عرض ہوا کہ حضور باہر تشریف لائیں، بیعت کرنی ہے۔ (یہ لکھا کہ حضور باہر تشریف لائیں۔ مَیں نے بیعت کرنی ہے) اور آج ہی واپس جانا ہے۔ حضور نے تحریری جواب بھیجا کہ وسمہ لگایا ہوا ہے۔ ابھی ایک بجے (نداء) ہوگی۔ (بیت) مبارک میں آ جاؤں گا۔ اسی اثنا میں دو شخص قوم سکھ مہمان خانے میں دوڑتے ہوئے آ گئے۔ وہاں سوائے خاکسار کے اور کوئی نہ تھا۔ کہنے لگے حجام کو جلدی بلوا دیں۔ کیس کٹوانے ہیں۔ یعنی اپنے بال کٹوانے ہیں اور بیعت کرنی ہے۔ خاکسار نے ناواقفی کا اظہار کیا۔ حجام کا ملنا بہت مشکل تھا۔ اس آمد کی اطلاع بھی حضور کو خاکسار نے بذریعہ عریضہ بھیجی۔ حضور نے اس پر بھی مندرجہ بالا جواب دیا۔ خاکسار نے اُن کی گھبراہٹ کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ ہم دونوں بھائی قادیان کے نزدیک رہنے والے ہیں اور چھاؤنی میاں میر فوج میں ملازم ہیں۔ باپ کے بیمار ہونے پر گھر آئے۔ اُن کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ سکھ قوم کے ایک بزرگ نے ہمارے باپ کو کہا کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (-) پڑھو تا کہ تمہاری جان بحق ہو۔ ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا اور جان بحق ہو گئے۔ ہم پر اس کا یہ اثر ہوا کہ بجائے اخیر وقت کے پہلے اس کلمہ کو پڑھ لینا چاہئے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہوا تھا۔ دوسرے دن (ان سکھوں نے) مستورات کو اپنے ارادے کے ساتھ ملانے کے لئے کہا۔ مگر انہوں نے شور مچا دیا۔ قوم سکھ جمع ہوگئی۔ ہم نے اُن سے قادیان کی طرف فرار اختیار کیا۔ وہ ڈانگ سوٹا لئے ہمارے تعاقب کو آ رہے ہیں۔ جلدی کی ضرورت ہے۔ (خیر کہتے ہیں) اس اثنا میں (نداء) ہوگئی۔ خاکسار مع ان کے (بیت) مبارک پہنچا۔ چھوٹی سی (بیت) اس قدر بھری ہوئی تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ (یہ دونوں سکھ بھائیوں کا واقعہ انہوں نے بیان کیا ہے اس کے بارہ میں مَیں نے کہا ہے کہ تحقیق کر کے پتہ کریں یہ کون تھے اور پھر احمدی ہوئے بھی کہ نہیں، بہر حال انہوں نے اپنے واقعہ میں یہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ہم (بیت) پہنچے ہیں تو کہیں جگہ نہیں تھی۔ جوتیوں میں حیران کھڑا ہو گیا۔ واقفیت بھی کسی سے نہ تھی۔ معاً حضرت صاحب نے محراب والا دروازہ کھولا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ خاکسار لوگوں کی ٹانگوں سے گزرتا ہوا حضور کے آگے جا کھڑا ہوا۔ حضور بیٹھ گئے۔ خاکسار حضور کے آگے بیٹھ گیا۔ حضور نے پوچھا تم کون ہو؟ عرض کیا بیعت کے لئے آیا ہوں۔ عریضہ خاکسار نے بھیجا تھا۔ مولوی صاحب نے دیگر لوگوں کے لئے جو خاکسار سے پہلے بیعت کے لئے بیٹھے تھے، بیعت کرنے کو عرض کی۔ حضور نے خاکسار کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھ لیا اور فرمایا کہ اس بچے پر ہاتھ رکھو۔ چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق سب نے خاکسار کی پشت پر ہاتھ رکھا۔ بیعت ہوئی۔ حضور نے دعا کی۔ پھر نماز ہوئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 3 صفحہ 53 تا 55۔ روایت حضرت ملک عمر خطاب صاحب)

حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی پنشنر بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود نے چند ماہ لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ میری عمر اُس وقت قریباً سترہ اٹھارہ برس کی ہوگی اور طالبعلمی کا زمانہ تھا۔ میں حضور کی خدمتِ اقدس میں گاہے بگاہے حاضر ہوتا۔ مجھے وہ نور جو حضور کے چہرہ مبارک پر ٹپک رہا تھا نظر آیا جس کے سبب سے میرا قلب مجھے مجبور کرتا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے، مگر گرد و نواح کے مولوی لوگ مجھے شک میں ڈالتے۔ اسی اثنا میں حضور کا مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں ہوا جس میں مَیں شامل تھا۔ اس کے بعد خدا نے میری ہدایت کے لئے ازالہ اوہام کے ہر دو حصے بھیجے۔ وہ سراسر نور و ہدایت سے لبریز تھے۔ خدا جانتا ہے کہ مَیں اکثر اوقات تمام رات نہیں سویا۔ اگر کتاب پر سر رکھ کر غنودگی ہوگئی تو ہوگئی، ورنہ کتاب پڑھتا رہا اور روتا رہا کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہے کہ مولوی لوگ کیوں قرآنِ شریف کو چھوڑتے ہیں، (تقویٰ ہو تو پھر انسان اس حالت میں کتاب پڑھتا ہے) کہتے ہیں خدا جانتا ہے کہ میرے دل میں شعلہ عشق بڑھتا گیا۔ مَیں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو لکھا کہ حضرت مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تیس آیات سے ثابت کرتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی حیات کے متعلق جو آیات اور احادیث ہیں تحریر فرما دیں، اور ساتھ جو تیس آیات قرآنی جو حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں کی تردید فرما کر میرے پاس بھجوا دیں، میں شائع کروا دوں گا۔ جواب آیا کہ آپ عیسیٰ کی حیات و ممات کے متعلق حضرت مرزا صاحب یا اُس کے مریدوں سے بحث مت کریں کیونکہ اکثر آیات وفات ملتی ہیں، یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ اس امر پر بحث کرو کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعود ہیں؟ (اس پر بحث نہ کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے یا زندہ ہیں، اس پر بحث کرو کہ مرزا صاحب کس طرح مسیح موعود ہیں؟ کیونکہ قرآنِ کریم تو وفاتِ مسیح کی تائید کرتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے) جواب میں عرض کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔ جواب ملا کہ آپ پر مرزا صاحب کا اثر ہو گیا ہے، مَیں دعا کروں گا۔ (کہتے ہیں) جواب میں مَیں نے عرض کیا کہ آپ اپنے لئے دعا کریں۔ آخر مَیں آستانہ الوہیت پر گرا اور میرا قلب پانی ہو کر بہہ نکلا۔ گویا مَیں نے عرش کے پائے کو ہلا دیا۔ (عرض کی) خدایا مجھے تیری خوشنودی درکار ہے۔ مَیں تیرے لئے ہر ایک عزت کو نثار کرنے کو تیار ہوں اور ہر ایک ذلت کو قبول کروں گا۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ تھوڑے ہی عرصے میں مَیں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بوقتِ صبح قریباً چار بجے پچیس دسمبر 1893ء بروز سوموار جناب سیدنا حضرت محمد............ کی زیارت نصیب ہوئی۔ .... مجھے فعلی رنگ میں سمجھایا گیا۔ مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا مگر بتاریخ 23 دسمبر 1898ء بروز منگل قادیان حاضر ہو کر بعد نماز مغرب بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ خدا کے فضل نے مجھے وہ استقامت عطا فرمائی کہ کوئی مصائب مجھے تزلزل میں نہیں ڈال سکے اور یہ سب حضور کی صحبت کے طفیل تھا جو بار بار حاصل ہوئی اور ان ہاتھوں کو حضور کی مٹھیاں بھرنے کا یعنی دبانے کا فخر ہے۔ گو مجھے اعلان ہونے پر رنگا رنگ کے مصائب پہنچے مگر خدا نے مجھے محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ اس نقصان سے بڑھ کر انعام عنایت کئے اور میرے والد اور بھائی اور قریبی رشتہ دار احمدی ہو گئے، الحمد للہ۔ لکھتے ہیں کہ اگر طوالت کا خوف نہ ہو تو مَیں چند واقعے اور تحریر کرتا اور یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ درود تاج احمدی ہونے کے بعد بھی پڑھا کرتا تھا۔ یہ بھی درود کی ایک قسم ہے۔ انہوں نے جو مختلف جو درُود بنائے ہوئے ہیں۔ میرے استاد مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی میرے بعد احمدی ہو گئے تھے۔ مجھے منع فرماتے تھے کہ شرک ہے۔ مت پڑھا کرو۔ مَیں نے کہا کہ مسیح موعود سے کہلا دو پھر چھوڑ دوں گا۔ اتفاقاً کسی جلسہ سالانہ پر خاکسار اور مولوی صاحب بھی موجود تھے۔ حضور ہوا خوری کے لئے، سیر کے لئے نکلے، مولوی صاحب نے اس موقع پر عرض کیا کہ حضور! منشی رحمت اللہ صاحب درود تاج پڑھتے ہیں، مَیں نے منع کیا کہ یہ شرک ہے۔ حضور نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا ہے؟ درود تاج پڑھو۔ (مجھے بتاؤ یہ کونسا درود ہے جو تم پڑھتے ہو؟) مَیں نے پڑھ کر سنایا۔ فرمایا اس میں تو شرک نہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ دَافِعُ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَـمِ ۔تو حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ حضور کا نام دَافِعُ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ ہے۔ بہت لمبی تقریر فرمائی۔ مولوی صاحب خوش ہو گئے اور فائدہ عام کے لئے تحریر کیا گیا۔ (پھر بعد میں مضمون لکھا)

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 3 صفحہ 58 تا 60۔ روایت حضرت رحمت اللہ صاحب)

حضرت سید محمود عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1903ء میں میرے بڑے بھائی سید محبوب عالم پٹنہ شہر میں کسی طرف جا رہے تھے کہ دو شخص یہ کہتے ہوئے گزر گئے کہ پنجاب میں کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بھائی صاحب کو بچپن سے قرآنِ شریف سے محبت ہے۔ اس لئے یہ سن کر حیران سے رہ گئے کہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں کہ دعویٰ کیا ہے؟ کہنے والے تو چلے گئے۔ شاید اسٹیشن ماسٹر کو معلوم ہو۔ چنانچہ اُن کا خیال درست نکلا۔ (سٹیشن ماسٹر کے پاس گئے۔) نام پتہ وغیرہ دریافت کر کے مکان پر آئے اور حضرت مسیح موعود کو ایک خط لکھا کہ مجھے آپ کے حالات معلوم نہیں۔ صرف نام سنا ہے۔ اگر براہِ کرم اپنی تصانیف بھیج دیا کریں تو پڑھ کر واپس کر دیا کروں گا۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب کتابیں بھجواتے رہے اور بھائی صاحب پڑھ پڑھ کر واپس کرتے رہے۔ لوگوں نے اُسی وقت سے مخالفت شروع کر دی مگر بھائی صاحب نے استقلال سے کام لیا اور کچھ عرصہ بعد بیعت کر لی۔ مَیں نے بھی کچھ عرصے بعد بھائی صاحب کے ذریعے کتابیں پڑھیں اور بیعت کر لی۔ احمدیت سے کچھ عرصہ پہلے یعنی احمدیت قبول کرنے سے پہلے مَیں شہر سے گھر گیا اور اتفاق سے والد صاحب کے ساتھ سویا۔ خواب میں والد صاحب کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرا یہ لڑکا جو تیرے ساتھ سویا ہوا ہے۔ بہت بڑا وکیل ہوگا۔ لیکن جب احمدی ہو گیا تو اُس وقت والد صاحب سے کہا کہ آپ کے خواب کی تعبیر میرا احمدی ہونا تھا۔ (تب مَیں نے والد صاحب کو کہا۔ آپ نے جو خواب میں بڑا آدمی دیکھا تھا یہ اس طرح پوری ہوئی ہے۔) کہتے ہیں کہ ابھی دو سال کی متواتر اور خطرناک بیماری سے (کچھ عرصہ بعد یہ بیمار ہو گئے اور

بڑا لمبا عرصہ دو سال کے قریب بیماری چلی، اور خطرناک بیماری تھی۔ کہتے ہیں) پوری طرح صحت یاب بھی نہیں ہوا تھا کہ قادیان جانے کا شوق بلکہ جنون پیدا ہوا۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی ‏ ‏ ‏ ‏ زخم و مرہم براہِ یار تو یکساں کر دی

(کہ محبت نے ایسے آثار نمایاں کئے ہیں کہ یار کی محبت میں زخم اور مرہم برابر ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ) بھائی صاحب نے اصرار کیا کہ قادیان میں خزانہ نہیں رکھا ہوا۔ (جب مَیں نے قادیان جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ وہاں خزانہ نہیں ہے اس لئے اگر تم نے جانا ہی ہے تو) کم از کم میٹرک کا امتحان پاس کر کے جانا تا کہ وہاں تکلیف نہ ہو۔ والدین غیر احمدی تھے، اُن سے تو کوئی امید نہیں تھی۔ الغرض کسی نے زادِ راہ نہیں دیا۔ نہ بھائی مانا نہ والدین سے لے سکا۔ بیماری کی وجہ سے میرا جسم بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو رہا تھا۔ مجھ میں دو چار میل بھی چلنے کی طاقت نہ تھی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک میل چلنے کی بھی طاقت نہ تھی مگر خدا تعالیٰ نے دل میں جوش ڈالا اور پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اُس وقت میں پٹنہ میں تھا۔ چلتے وقت لوگوں نے مشورہ دیا کہ والدین سے مل کر جاؤ۔ میں نے انکار کر دیا کہ ممکن ہے والدہ کی آہ و فریاد سے میری ثباتِ قدمی جاتی رہے اور قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دوں۔ بہر حال چلا اور چلا۔ چلتے وقت ایک کارڈ حضرت مسیح موعود کو لکھ دیا کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ میرے حالاتِ سفر یہ ہیں۔ (پیسہ پاس نہیں، کمزور صحت لیکن مَیں نے سفر کا ارادہ کر لیا۔) مَیں بہت کمزور اور نحیف ہوں اور ایک کارڈ بھائی صاحب کو لکھا کیونکہ اس وقت وہ دوسری جگہ پر تھے کہ میں جا رہا ہوں۔ اگر قادیان پہنچا تو خط لکھوں گا اور اگر راستے میں مر گیا تو میری نعش کا کسی کو بھی پتہ نہ لگے گا۔ (کہتے ہیں) مَیں نے سفر کے لئے احتیاطی پہلو اختیار کر لئے تھے۔ ریلوے لائن کا نقشہ رکھ لیا تھا۔ جلدی جلدی چند درسی کتب فروخت کر کے کچھ پیسے رکھ لئے تھے۔ (کہتے ہیں) مَیں کمزور بہت تھا اور مسافت دور کی تھی۔ اس لئے پچاس ساٹھ میل تک ریل کا سفر کیا تا کہ اگر صحت کی کمزوری کی وجہ سے مَیں نے کمزوری دکھائی تو لَوٹنے کی ہمت نہ ہو۔ (کیونکہ پھر ساٹھ ستر میل کا فاصلہ ہو چکا ہو گا اور لَوٹنے کی ہمت نہیں ہو گی۔ پھر بجائے واپس آنے کے آگے ہی آگے چلتا رہوں گا۔ (کہتے ہیں) مَیں اس سفر میں تیس تیس میل روزانہ چلتا رہا۔ جہاں رات ہوتی ٹھہر جاتا، کبھی سٹیشن پر اور کبھی گمٹیوں میں۔ پاؤں کے دونوں تلوے زخمی ہو گئے تھے۔ (یہ دعا کرتا تھا) خدایا آبرو رکھیو میرے پاؤں کے چھالوں کی۔ جب رات بسر کرنے کے لئے کسی جگہ ٹھہرتا تو شدتِ درد کی وجہ سے پاؤں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ صبح ہوتی نماز پڑھتا اور چلنے کے لئے قدم اُٹھاتا تو پاؤں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں تھے۔ با ہزار دشواری انہیں حرکت دیتا اور ابتدا میں بہت آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اور چند منٹ بعد اپنی پوری رفتار میں آ جاتا۔ پاؤں جوتا پہننے کے قابل نہیں رہے تھے کیونکہ چھالوں سے پُر تھے بلکہ چمڑہ اُتر کر صرف گوشت رہ گیا تھا (لیکن قادیان جانے کا شوق تھا اس لئے چلتے چلے جا رہے تھے۔ کہتے ہیں) کہ اس لئے کبھی روڑے اور کبھی ٹھیکریاں چبھ چبھ کر بدن کو لرزا دیتی تھیں۔ کبھی ریل کی پٹڑی پر چلتا اور کبھی عام شاہراہ پر اُتر آتا۔ بڑے بڑے ڈراؤنے راستوں سے گزرنا پڑا۔ ہزاروں کی تعداد میں بندروں اور سیاہ منہ والے لنگوروں سے واسطہ پڑا جن کا خوفناک منظر دل کو ہلا دیتا۔ علی گڑھ شہر سے گزرا مگر مجھے خبر نہیں کہ کیسا ہے؟ (گزر تو گیا اُس شہر سے لیکن مجھے نہیں پتہ کیسا ہے کیونکہ میرا مقصد تو صرف ایک تھا اور مَیں چلتا چلا جا رہا تھا۔) اور کالج وغیرہ کی عمارتیں کیسی ہیں؟ البتہ چلتے چلتے دائیں بازو پر کچھ فاصلے پر سفید عمارتیں نظر آئیں اور پاس سے گزرنے والے سے پوچھا کہ یہ عمارت کیسی ہے؟ اور اُس کے یہ کہنے پر کہ کالج کی عمارت ہے، آگے چل پڑا۔ دہلی شہر سے گزرا اور ایک منٹ کے لئے بھی وہاں نہ ٹھہرا کیونکہ میرا مقصود کچھ اور تھا۔ وہاں کے بزرگوں کی زیارت میرا مقصود نہ تھا۔ اس لئے مَیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اپنے مقصود سے باہر نہیں ہونا چاہتا تھا۔ زخمی پیروں کے ساتھ قادیان پہنچا اور مہمان خانے میں ٹھہرا۔ چند منٹ کے بعد حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے دودھ کا ایک گلاس دیا۔ میری جیب میں پیسے نہیں تھے۔ اس لئے لینے سے انکار کر دیا۔ آخر اُن کے کہنے پر کہ خرچ سے نہ ڈریں۔ آپ کو پیسے نہیں دینے پڑیں گے۔ (دودھ پی لیں)۔ دودھ پی لیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک کہ قادیان میں سب سے پہلی غذا دودھ ملی۔ میری موجودگی میں بہت سے لوگ آئے مگر کسی کو بھی دودھ کا گلاس نہیں دیا گیا (صرف مجھے ہی دودھ کا گلاس پیش کیا گیا۔ کہتے ہیں) مَیں اسی روز سے اب تک ہر چیز کا ناواقف ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود سے ملا۔ حضور حالات دریافت کرتے رہے۔ لوگ بیعت کرنے لگے تو حضور نے خود ہی مجھے بھی بیعت کے لئے کہا۔ مَیں اُس وقت حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ یہی ایک جنون تھا جو کام آ گیا ورنہ آج (رفقاء) کی فہرست میں میرا نام کس طرح آتا؟

اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ............تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ ۔ (پھر آگے بیان کرتے ہیں کہ) خلیفہ اوّل نے زخموں کا علاج کیا اور حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو تعلیم کے لئے مقرر کر دیا اور بعد میں خود تعلیم دیتے رہے۔ (پیروں کے جو زخم تھے اُن کا علاج حضرت خلیفہ اول نے کیا اور حضرت حافظ روشن علی صاحب اور خلیفۃ المسیح الاول پھر تعلیم دیتے رہے۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ مئی 1908ء میں یہ قادیان کے ہو رہے۔) مئی 1908ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے اور بعد میں حضرت خلیفہ اول کو بھی بلوایا تو حضرت خلیفہ اوّل مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت میں آپ کے دائیں بازو میں کھڑا تھا۔ لاہور سے جنازے کے ساتھ قادیان آیا۔ جب حضرت خلیفہ اول نے باغ میں لوگوں سے بیعت لی۔ مَیں اُس وقت چارپائی پر آپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول نے اُس وقت جو تقریر کی اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے رو رو کر جو معافی مانگی وہ میرے دماغ میں اب تک گونج رہا ہے۔ بیعت کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ پھر باغ والے مکان میں حضرت کا تابوت زیارت کے لئے رکھا گیا اور چہرے سے کپڑا اتار دیا گیا۔ لوگ مغربی دروازے سے گزر کر زیارت کرتے ہوئے مشرقی دروازے سے نکل جاتے۔

(رجسٹرز روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 4 صفحہ 25 تا 28۔ روایت حضرت سید محمود عالم صاحب)

تو یہ ان بزرگوں کے چند واقعات تھے جنہوں نے ایک تڑپ اور لگن سے آنے والے مسیح موعود کو مانا۔

سید محمود عالم صاحب کا جو واقعہ ہے یہ بھی دراصل حدیث میں جو آیا ہے ناں کہ گھسٹتے ہوئے گھٹنوں کے بل بھی چل کے جانا پڑے تو جانا، اُسی کی ایک شکل بنتی ہے۔ کس قدر تکلیف اُٹھائی ہے لیکن ایک عزم تھا جس سے وہ چلتے رہے اور آخر کار اپنی منزل مقصود تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان (رفقاء) کے درجات کو بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ اور عامۃ المسلمین کے بھی سینے کھولے کہ وہ مسیح موعود کو پہچاننے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور.................۔

اب میں ایک افسوسناک اطلاع بتاؤں گا۔ مکرم محمد ہاشم سعید صاحب جو یہاں کے پرانے احمدی تھے، اُن کی گزشتہ دنوں سعودی عرب میں وفات ہو گئی ہے۔ (حضور نے دریافت فرمایا: ان کا جنازہ آ گیا ہے) آج ہی اُن کا جنازہ پہنچا ہے۔ ابھی یہاں آیا ہے تو اَب نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا۔ یہاں آتے جاتے تھے۔ بہت زیادہ سفر کرتے تھے۔ 11/اگست کو یہاں سے گئے ہیں اور سعودی عرب ائرپورٹ پر اترے ہیں تو وہاں اُن کو دل کی تکلیف شروع ہوئی ہے۔ سیدھے کلینک چلے گئے اور وہیں اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور وفات پا گئے۔ 2000ء میں آپ سعودی عرب منتقل ہوئے تھے۔ اُس سے پہلے آپ یہیں تھے۔ اور متواتر کئی سال تک آپ کو وہاں بھی مختلف اہم جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ جماعت کے جو روٹین کے خدمات کے عہدے ہیں وہ آپ کے پاس رہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی میں اُن سے وہاں بعض اہم جماعتی کام لیتا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بڑے احسن طریقے پر سب کام سرانجام دیئے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان میں بہت صلاحیتیں تھیں۔ انتظامی امور میں بڑا ادرک رکھتے تھے۔ تکنیکی پیچیدگیاں جو تھیں ان کے بارے میں علم تھا۔ اُن کا دینی علم بھی

بڑا تھا۔ بلکہ کہنا چاہئے زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی ذہانت اور مہارت قابل ستائش تھی۔ لیکن انتہائی منکسر المزاج، ملنسار، شفیق، دھیمے لہجے میں بات کرنے والے عاجز انسان تھے۔ بڑے ہمدرد اور مخلص تھے اور ہر ایک سے اُن کا اخلاص کا تعلق تھا۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے تھے۔ کسی کو ذرا سی بھی تکلیف میں دیکھتے تھے تو بے چین ہو جاتے تھے اور جب تک مدد نہ کر لیتے چین نہیں آتا تھا۔ ان کا لندن میں گھر ہے۔ ان کے ایک واقفِ زندگی ہمسائے نے مجھے بتایا کہ یہاں لکڑی کی پارٹیشنز ہوتی ہیں تو آندھی طوفان سے ان کی بیچ کی دیوار گر گئی تو ایک دن وہ خود ہی آئے، انہوں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں مَیں خود ہی آ کے ٹھیک کروادوں گا۔ اُس نے سفر پر جانا تھا تو دو دن بعد خود ہی دیوار ٹھیک کروادی۔ بہرحال انتہائی مخلص، نافع الناس وجود تھے۔ خلافت کے شیدائی، نظامِ جماعت کی بقا اور خدمت کے لئے عملاً ہر وقت تیار۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹی ہیں۔ بعضوں نے لکھا ہے۔ مثلاً یہاں عربی ڈیسک میں ہمارے عکرمہ صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بھی مجھے لکھا کہ جماعت کے اموال ونفوس کا بہت خیال رکھنے والے صاحبِ بصیرت انسان تھے اور یہ حقیقت ہے۔ جماعتی لحاظ سے ملک کے اندرونی اور بیرونی حالات پر آپ کی بڑی گہری نظر تھی اور بڑے بہادر انسان تھے۔ خدا کی راہ میں کسی بھی کام کی انجام دہی کے لئے کسی چیز کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ بہت کریم، بااخلاق، بہادر اور مہربان تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ نو احمدیوں کے لئے مہربان باپ کی طرح تھے اور یہ واقعی حقیقت ہے۔ مجھے کئی نو احمدی بھی لکھتے رہے ہیں۔ آپ بسااوقات نو احمدیوں کو ملنے اور خلافت سے ان کا تعلق جوڑنے کے لئے پانچ پانچ سو میل تک سفر کرتے تھے۔ آپ کو حج اور عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کا ایک کرتہ آپ کے پاس تھا۔ انہوں نے حج یا عمرہ کے دوران اس کو پہنا اور خانہ کعبہ کے ساتھ اس کو مَس کیا۔ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ میرا ان کا بتیس سال کا ساتھ رہا لیکن سارے عرصہ میں مَیں نے ان کو ایک منٹ بھی ضائع کرتے ہوئے نہیں پایا۔ ایک نہایت شفیق، ہر ایک سے محبت کرنے والے، (-) احمدیت کے سچے خادم، خلافت سے بے انتہا عقیدت اور اس پر جاں نثار کرنے والے، دعا گو اور ایک سچے انسان تھے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی نہایت منظّم بااصول اور وقت کی پابندی کے ساتھ گزاری۔ چالیس سال سے زائد عرصے سے 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ کہتی ہیں کہ مجھے کہا کرتے تھے کہ زندگی میں میرے لئے سب سے پہلے خلافت، پھر فیملی اور اُس کے بعد دوسری چیزیں آتی ہیں۔ انہوں نے ہاشم صاحب کی ڈائری اُن کی وفات کے بعد دیکھی تو اس میں ان کی چند خوابیں بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک خواب میں وہ لکھتے ہیں کہ ایک رات چار مرتبہ............ کی زیارت کی۔ جس میں پہلی مرتبہ آپ کا چہرہ آفتاب کی طرح چمک رہا تھا۔ آپ نے ہاتھ میں ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی جس میں سے نہایت روشن شعاعیں نکل رہی تھیں۔ آپ تکیے کا سہارا لے کر بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے اور اسی انگوٹھی سے بہت تیز شعاعیں نکل رہی تھیں۔ پھر دوسری خواب وہاں لکھی ہے کہ مَیں ایک مکان میں ہوں جس میں گویا حضرت امّاں جان رہائش پذیر ہیں۔ وہ مجھے بہت پیار اور شفقت سے ملتی ہیں۔ نہایت لطف وکرم سے خوش آمدید بھی کہتی ہیں۔ (حضرت امّاں جان حضرت مسیح موعود کی بیگم ہیں) دن کا اوّل حصہ میں اُن کے ساتھ گزارتا ہوں۔ اس سارے عرصے میں حضرت اماں جان مجھے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے بیشمار واقعات اور حالات سناتی ہیں۔ اس کے بعد جب خواب میں ہی پانچ چھ گھنٹے گزر گئے تو مَیں حضرت امّاں جان اور حضرت مسیح موعود کے مکان پر پہنچ جاتا ہوں اور سارا دن وہاں ان کے ساتھ گزارتا ہوں۔ اس دوران حضرت مسیح موعود نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے بیشمار واقعات سنائے اور بعض مقدمات کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ بات ہوئی تو خدا نے مجھے یہ الہام کیا اور یہ وحی کی۔ اور پھر وحی کے نزول کا طریق اور سارا حال سنایا۔ اور وحی کے الفاظ بھی بتائے۔ پھر اس خواب میں ہی شام کو مَیں وہاں سے رخصت ہوا۔ خواب میں یہ گفتگو الفاظ کے رنگ میں نہیں اور نہ ہی کوئی شکل نظر آئی بلکہ ایک احساس کی شکل میں ہوئی۔

اسی طرح انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا۔ مجھے کہتے ہیں کہ مَیں فوت ہو گیا ہوں اور آپ نے میرا جنازہ پڑھا ہے۔ اس پر مَیں نے اُنہیں کہا کہ ہاں یہ سچ ہے۔ جاؤ اور اب کھانا کھاؤ۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جنت الفردوس میں اپنی مہمانی سے نوازے۔

جیسا کہ میں نے کہا ایک لمبا عرصہ یہاں یوکے میں رہے ہیں۔ جماعتی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔ پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باوجودیکہ مختلف جگہوں پر ان کو اچھی ملازمتوں کی پیشکش ہوتی رہی ہے ان کو انگلستان سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی تھی کہ یہیں انگلستان میں رہیں۔ پڑھے لکھے بھی تھے۔ اپنے کام میں بھی ماہر تھے لیکن پھر آپ کو 2000ء میں اجازت دے دی تھی، لیکن باوجود اس کے کہ پڑھے لکھے تھے، اپنے فن میں بھی مہارت تھی لیکن کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ مَیں بہت پڑھا لکھا ہوں تا کہ تکبر پیدا نہ ہو۔ میرا ان سے پہلا رابطہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر جنازے سے پہلے ہوا۔ جب میں پاکستان سے یہاں آیا ہوں تو ایک ایسا شخص جو نہایت عاجزی سے مختلف اعلانات کے مضمون بنا کر لا رہا تھا۔ کیونکہ اُس وقت کام ہو رہے تھے اعلان شائع کرنے تھے، ایم ٹی اے پر دینے تھے۔ جب بھی ان کو کہا کہ اس فقرہ کو اس طرح کر دیں یا یہ یہ لفظ مناسب ہے تو بغیر کسی چوں چرا کے فوراً تبدیلی کر دیتے تھے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ مَیں تمام عمر یہاں گزار چکا ہوں، پڑھا لکھا ہوں اور مجھے زبان میں بھی مہارت ہے اس لئے میرا مضمون ہی بہتر ہے۔ جس طرح کہا گیا اُس طرح تبدیلی کر دی۔ ان کی عاجزی بھی ہر ایک کے لئے ایک نمونہ تھی۔ ان کا خدمت کا جذبہ بھی ہر ایک کے لئے نمونہ تھا۔ خلافت کی اطاعت اور محبت بھی مثالی تھی اور ایک نمونہ تھی۔ جب ریٹائر ہونے لگے تو اس سے پہلے انہوں نے مجھے کہا کہ یہ نوکری تو میں کر رہا ہوں لیکن بہت عرصہ سے میری یہ خواہش ہے کہ میں وقف کروں اور حقیقت بھی یہی تھی۔ کئی مرتبہ پہلے بھی مجھے کہہ چکے تھے کہ مَیں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مَیں اُن کو ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ آپ اس وقت جہاں ہیں وہاں آپ کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو وقف ہی سمجھیں۔ بلکہ جس طرح یہ کام کر رہے تھے ایک واقفِ زندگی سے بڑھ کر کر رہے تھے۔ ہر سال یہ مجھے یاددہانی بھی کرواتے رہتے تھے۔ اب ان کی ریٹائرمنٹ بھی ہو گئی تھی۔ پھر دوبارہ بھی ان کو کنٹریکٹ مل گیا تھا۔ مَیں نے یہی کہا کہ جب تک ملازمت ہے وہیں رہیں۔ وہیں آپ کی ضرورت ہے۔ بڑی جرأت اور حکمت سے ماشاءاللہ تمام کام سرانجام دیتے تھے۔ بیعتوں پر ان کی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔ ان کے ذریعہ سے کئی بیعتیں بھی وہاں ہوئیں۔ مڈل ایسٹ کے ملکوں کے درمیان یہ رابطے کا کام بھی ادا کرتے رہے۔ حساب دانی اور اکاؤنٹس کے ماہر تھے۔ اس لحاظ سے بھی ان کی وجہ سے مجھے وہاں جماعتوں کے حساب کتاب کی کوئی فکر نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اہم کام اور اہم مسائل کو حل کرنے کے بارے میں جب بھی ان کو بھیجا گیا، انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے وہ تمام کام کئے۔ جب بھی یہاں آتے اور اکثر آتے رہتے تھے۔ آتے ہی یہ نہیں کہ تھکے ہوئے ہیں تو آرام کر لیں، (بیت) پہنچ جاتے تھے اور جتنے دن یہاں رہتے تمام نمازیں (بیت) فضل میں ادا کرتے، اس لئے انہوں نے گھر بھی یہاں قریب لیا ہوا تھا۔ خلاصہ یہ کہ یہ خلافت کے اُن مددگاروں میں سے تھے جو حقیقی سلطانِ نصیر ہوتے ہیں۔ ان کے رخصت ہونے سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تقویٰ شعار اور کام کرنے والے کارکن ہمیشہ خلافت کو عطا فرماتا رہے۔ اپنے پیار کرنے والے خدا پہ بھروسہ ہے کہ ان جیسے لاکھوں سلطانِ نصیر عطا فرمائے گا۔ انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند تر فرماتا چلا جائے اور اُن کو اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ ان کی خدمات کی تفصیل اور ان کی سیرت کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ اُن کے جاننے والے امید ہے ان کے بارہ میں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ یوکے جماعت کو بھی ان جیسے بے نفس کارکن عطا فرمائے اور ان کی بیوی اور بیٹی کا حامی وناصر ہو۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے فرمایا:

ایم ٹی اے والوں کی اطلاع تھی کہ یہ ٹرانسمشن ایک بج کے اکیس منٹ سے، ایک بج کے چالیس منٹ تک بیس منٹ صحیح نہیں رہی، تو جو خطبہ نہیں دیکھ سکے وہ پھر Repeat دیکھ لیں۔

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کوانتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔اس کوانتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔کالی سیاہی استعمال کی جائے۔کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفرگڑھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ہارون احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ صادق پور ضلع تھرپارکر آجکل گردوں میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی قابل ذکر افاقہ نہیں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو کامل شفا عطا کرے۔ بیماری کے بداثرات سے بچائے اور اپنا خاص فضل فرمائے۔آمین

مکرم محمد ساجد صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم دل محمد صاحب امیر پارک گوجرانوالہ گلے کے کینسر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ قادر مطلق، شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر ہمارے والد کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فہمیدہ عطاء صاحبہ ترکہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب)

مکرمہ فہمیدہ عطاء صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم عطاء الرحمٰن صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/12 محلّہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ فہمیدہ عطاء صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم شاہد عطاء صاحب (بیٹا)
3۔مکرم سلیم عطاء صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری مبارک احمد صاحب ولد مکرم جلال الدین صاحب مورخہ 12 ستمبر 2012ء کو سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت چوہدری مولا داد صاحب آف ٹھروہ ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ مست پور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔آپ موصی تھے۔مورخہ 13 ستمبر 2012ء کو آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید محمود محمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے پڑھائی۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم انیس احمد صاحب، خاکسار، مکرم مقصود احمد صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ عابد الرحمٰن صاحبہ اور مکرمہ آنسہ عائشہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

نیز خاکسار ان تمام احباب کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بذریعہ فون یا خود گھر آ کر ہم سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عطا فرمائے۔آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

نماز جنازہ

مکرم امین الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مورخہ 17/ اکتوبر 2012ء کو کیلگری کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 23/ اکتوبر 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئے گی۔ تمام احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد سلیم جاوید صاحب سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے مکرم وسیم اختر جاوید صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عبدالکریم خان نام منظور فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہے نومولود مکرم حفیظ احمد محمود صاحب دارالنصر محمود ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم، دین، خلافت احمدیہ کا اطاعت گزار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

''ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔''

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔اکتوبر

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:30

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ جسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی نئی ورائٹی پر سیل
(کوالٹی گارنٹی)
لیڈیز ورائٹی /-200 بچگانہ /-150
نیو رشید بوٹ ہاؤس
03458664479 گولبازار ربوہ
پروپرائٹر: مبشر احمد ابن رشید احمد

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

موٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458